



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 21-25/AIMS
December 20, 2025

فکر و نظر

نئی عالمی اتحادی بلاک کی تشکیل اور مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Geopolitics 2025, Pakistan-US relations, Saudi-Pakistan defense agreement

Keywords: strategic realignment, Iran, China, Russia, regional security, proxy conflicts

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

ع کے جیو پولیٹیکل منظر نامے میں، دنیا ایک اہم موڑ پر کھڑی ہے جہاں بظاہر الگ الگ نظر آنے والے واقعات ایک گہری عالمی طاقتوں کی دوبارہ 2025 پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف اور آرمی چیف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی — صف بندی کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ تین حالیہ اہم پیش رفتیں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات، پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان تاریخی باہمی دفاعی معاہدہ، اور اسرائیل کی یمن کے دارالحکومت صنعاء ایک نئی اتحادی بلاک کی تشکیل کی علامت ہیں۔ یہ واقعات محض الگ تھلک نہیں بلکہ ایک بڑی داستان کے ابواب ہیں جو سرد جنگ کی — پر فضائی حملے طرز کی نئی عظیم طاقتوں کی رقابت کا مرکز مشرق وسطیٰ کو بنا رہے ہیں۔ یہ تجزیہ ان واقعات کی اسٹریٹجک بنیادوں، ان کے آپسی روابط، اور ان کے دور رس اثرات کو واضح کرتا ہے، جو معاشی ضروریات، سکیورٹی چیلنجز، اور نظریاتی تقسیم کی نازک توازن کو نمایاں کرتے ہیں جو موجودہ بین الاقوامی تعلقات

کی تعریف کر رہے ہیں۔ اس تناظر میں، حالیہ پیش رفتیں جیسے ایران کے خلاف امریکہ کی حمایت یافتہ کارروائیاں اور سعودی عرب کی امریکہ سے متنوع سیکورٹی اختیارات کی تلاش، اس بلاک کی تشکیل کو مزید تقویت بخشتی رہی ہیں، جو ایران، روس اور چین کے اتحاد کے مقابلے میں ایک متوازن جواب کے طور پر ابھر رہی ہے۔ اس بلاک کی بنیادوں میں سنی شیعہ تقسیم بھی ایک اہم عنصر ہے، جہاں سعودی عرب کی سنی واہابی شناخت اور پاکستان کی سنی ایران کی شیعہ قیادت اور حوثیوں کی زیدی شیعہ تحریک کے مقابلے میں ایک قدرتی اتحاد تشکیل دے رہی ہے، جو علاقائی (90-85) اکثریت تنازعات کو مزید پیچیدہ بنا رہی ہے۔

پاکستان تعلقات -ء کووائٹ ہاؤس میں صدر ٹرمپ، وزیراعظم شریف اور فیلڈ مارشل منیر کے درمیان ہونے والی ملاقات امریکہ 2025 ستمبر 25 میں ایک اہم بحالی کی نشاندہی کرتی ہے، جو انسداد دہشت گردی اور علاقائی اثر و رسوخ پر باہمی الزامات کے باعث سرد مہری کا شکار رہے تھے۔ یہ ملاقات محض سفارتی رسمیات نہیں بلکہ ایک حساب کتاب شدہ اسٹریٹجک دوبارہ صف بندی ہے جو باہمی مفادات پر مبنی ہے۔ پاکستان، جو طویل معاشی بحرانوں، تباہ کن سیلابوں اور سفارتی تنہائی کا شکار ہے، کے لیے یہ دوبارہ رابطہ ایک لائف لائن کی حیثیت رکھتا ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری کے ذریعے چین سے قربت نے عارضی سہارا فراہم کیا، تاہم اتحادیوں کی تنوع پاکستان کی پائیدار بحالی کے لیے ناگزیر ہے۔ امریکہ، ٹرمپ کی دوبارہ قیادت میں، جنوبی ایشیا خاص طور پر بلوچستان میں نایاب زمینی عناصر جیسے — میں اپنے قدم جمانے کی کوشش کر رہا ہے، جہاں پاکستان کو چین کی اہم معدنیات کی سپلائی چینز پر قابو پانے اور افغانستان میں جہادی نیٹ ورکس کے خلاف انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں کے لیے قدرتی شراکت دار — نیوڈیم اور پراسیوڈیمیم سے قائم ہوئے، جب امریکہ نے پاکستان کی آزادی کے فوراً بعد 1947 اگست 15 پاکستان تعلقات - کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تاریخی طور پر، امریکہ 2ء تک تقریباً 1961-1953ء کا سیکورٹی معاہدہ ایک سنگ میل تھا، جس کے تحت 1954 سفارتی تعلقات استوار کیے۔ سرد جنگ کے دوران، 10.7ء تک امریکہ نے پاکستان کو 2001-2020 کے بعد، 9/11 ارب ڈالر کی امداد فراہم کی گئی، جن میں سے ایک چوتھائی فوجی امداد تھی۔ ارب ڈالر سے زائد کی امداد دی، جو اسٹریٹجک مفادات کی منطق کو ظاہر کرتی ہے۔

پاکستان ممکنہ مالی پیکیجز، ٹیرف کمیوں اور تکنیکی تعاون تک رسائی حاصل کر : تجزیاتی طور پر، یہ رابطہ ایک حقیقت پسندانہ حساب کتاب کی عکاسی کرتا ہے سکتا ہے، جبکہ امریکہ پاکستان کی فوجی طاقت اور جغرافیائی پوزیشن کا استعمال کرتے ہوئے بھارت کی بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک آزادی اور روس اور چین سے اس کی قربت کے خلاف ہیج کر سکتا ہے۔ ملاقات کے نتائج میں بلوچستان لبریشن آرمی کو غیر ملکی دہشت گرد تنظیم قرار دینا اور مشترکہ انسداد دہشت گردی ڈائلاگ کی بحالی شامل ہیں، جو گہرے انضمام کی طرف اشارہ کرتے ہیں، ممکنہ طور پر بڑے امدادی اور سرمایہ کاری معاہدوں کی شکل میں۔ تاہم، یہ تبدیلی پاکستان میں داخلی تناؤ کو بڑھا سکتی ہے، جہاں وسائل کی نکاسی کے منصوبے بلوچ علیحدگی پسند تحریکوں کو ہوا دے سکتے ہیں، اور خارجی طور پر، یہ بیجنگ سے تعلقات کو کشیدہ کر سکتی ہے، جو اسلام آباد کی نازک توازن کی حکمت عملی کو پیچیدہ بنا رہی ہے۔ مثال کے طور پر، ٹرمپ نے ملاقات سے قبل قرار دیا، جو اس گرم جوشی کی عکاسی کرتا ہے جو علاقائی استحکام کے لیے امریکہ کی نئی ترجیحات کو ظاہر کرتی ہے۔ مزید یہ "عظیم لوگ" شریف اور منیر کو کہ، پاکستان اب بحیرہ عرب پر ایک نئی بندرگاہ کی تعمیر کے لیے امریکی مدد طلب کر رہا ہے، جو بلوچستان کی جغرافیائی اہمیت کو مزید اجاگر کرتی ہے۔

ء کو پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان اسٹریٹجک میوچوئل ڈیفنس ایگریمنٹ پر دستخط علاقائی سیکیورٹی کی محرکات 2025 ستمبر 17 اسی دوران، میں ایک تبدیلی لائے ہیں۔ یہ معاہدہ یہ طے کرتا ہے کہ ایک فریق پر جارحیت کو دونوں پر جارحیت تصور کیا جائے گا، جو بحرانوں میں باہمی مشاورت اور جوہری روک تھام اور روایتی افواج — حمایت کا وعدہ کرتا ہے۔ یہ محض رسمی بیان نہیں بلکہ سعودی عرب کی دفاعی ساخت میں پاکستان کی فوجی صلاحیتوں کو ضم کرتا ہے، خاص طور پر ریاض کی یمن تنازع میں طویل الجھاؤ کے تناظر میں جہاں ایران کی حمایت یافتہ حوثی افواج سے نمٹنا پڑ رہا ہے۔ — سمیت ء کے پروٹوکول سے شروع ہوا، جس نے دہائیوں تک فوجی تربیت اور تعاون کی بنیاد رکھی۔ سعودی 1982 پاکستانی دفاعی تعاون — تاریخی طور پر، سعودی ء کا حصہ ہے، جو علاقائی استحکام کو معاشی ترقی کے لیے ضروری قرار 2030 کی قیادت میں، یہ معاہدہ سعودی ویشن (ایم بی ایس) دلی عہد محمد بن سلمان دیتا ہے۔

حوثی میزائل اور ڈرون حملوں نے اس کی فضائی دفاع میں خلا کو بے نقاب کیا ہے، جو امریکہ کی سیکیورٹی : سعودی عرب کی محرکات کمزوری پر مبنی ہیں ء میں سعودی تیل تنصیبات پر ایرانی حملوں پر واشنگٹن کا کمزور رد عمل۔ 2019 ضمانتوں میں پائے جانے والے تضادات سے مزید پیچیدہ ہو گئے ہیں، جیسے پاکستان کے لیے، یہ معاہدہ سرمایہ کاری اور توانائی روابط کے ذریعے معاشی فوائد کا وعدہ کرتا ہے، تاہم یہ ایران یا حوثیوں سے تنازعات میں الجھنے کے ایسے منظر نامے جو اسلام آباد نے تاریخی طور پر بھارت کے مقابلے میں اسٹریٹجک چلک برقرار رکھنے کے لیے گریز کیے ہیں۔ اہم — خطرات بھی لاتا ہے سعودی عرب پر پھیلنے کی افواہیں گردش میں ہیں، تاہم سرکاری وضاحتوں میں معاہدے کی محدود حد و پر زور "جوہری چھتری" طور پر، اگرچہ پاکستان کی دیا گیا ہے، جو فضائی دفاع کی تربیت اور منصوبہ بندی پر مرکوز ہے نہ کہ مکمل توسیعی روک تھام پر۔ یہ پیشرفت نہ صرف شیعہ قیادت والے ایران کے مقابلے میں سنی محور کو مضبوط کرتی ہے بلکہ امریکہ کو ایک سفارتی اشارہ بھی دیتی ہے، جو علاقائی انتشار کے درمیان ریاض کی متنوع سیکیورٹی اختیارات کی ء میں دونوں ممالک کی مشترکہ فوجی مشقیں اس تعاون کی توسیع کی عکاسی کرتی ہیں، جو 2025 تلاش کو اجاگر کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، اگست 1 ء کے تاریخی پروٹوکول پر مبنی ہے۔ مزید یہ کہ، سعودی عرب نے پاکستان میں ریکوڈیق کان کنی منصوبے میں دلچسپی ظاہر کی ہے، جو تقریباً 1982 فیصد شیعہ اقلیت کے ساتھ ایران سے تعلقات کو متاثر کر سکتا ہے۔ 10-15 ارب ڈالر کی ابتدائی سرمایہ کاری کا اشارہ دیتا ہے، اور یہ پاکستان کی

اس داستان کا تیسرا ستون یمن کے خلاف اسرائیل کی شدت یافتہ فضائی مہم ہے، جو صنعاء پر حملوں کے ذریعے تل ابیب کی دھمکیوں کو کمزور کرنے اور اہم ء کو اسرائیلی جنگی طیاروں نے صنعاء میں حوثی پوزیشنوں کو نشانہ بنایا، جو 2025 ستمبر 25 سمندری راہداریوں کو محفوظ کرنے کی عزم کو ظاہر کرتی ہے۔ ستمبر کا حملہ جو 10 جیسے — اگست اور ستمبر کی وسیع تر تشدد کا حصہ ہے، جس میں متعدد حوثی عہدیدار اور میڈیا ہلاک ہوا۔ یہ طویل فاصلاتی مشن اسرائیلی فضائیہ کی عملی رسائی کو ظاہر کرتے ہیں، جو فضائی ایندھن بھرنے اور جدید — اہداف کو نشانہ بنایا 15 میل کا فاصلہ طے کر کے 1,480 کا حصہ ہیں، جو حوثیوں کی پروپیگنڈا ہیڈ "آپریشن موونگ پیکج" ہتھیاروں سے ممکن ہوئی۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کی قیادت میں، یہ حملے کو ارٹز اور کیمپوں کو نشانہ بناتے ہیں۔

اسٹریٹجک طور پر، یہ کارروائیاں اسرائیلی علاقے میں حوثی ڈرون اور میزائل حملوں کا جواب نہیں بلکہ باب المندب آبائے میں نیویگیشن کی آزادی برقرار رکھنے کے لیے ایرانی، چینی اور روسی عزائم کے مقابلے میں ایک پیشگی اعلان ہیں۔ حوثی، جو ایران کے اہم پر کسی ہیں اور عبدالملک الحوثی کی قیادت میں کام

ان پانیوں میں اسٹیٹس کو کی کوئی: کر رہے ہیں، سعودی عرب اور بالواسطہ اسرائیلی مفادات کے لیے وجودی خطرہ ہیں۔ یہ حملے ایک واضح پیغام دیتے ہیں افراد ہلاک ہوئے، جو حوثیوں کی صلاحیتوں کو کمزور کرنے کی 35 ستمبر کے حملے میں کم از کم 10 چیلنج قاطع جواب کا باعث بنے گی۔ مثال کے طور پر، ء میں ہوا جب حوثیوں نے صنعاء پر قبضہ 2014 اسرائیلی حکمت عملی کو ظاہر کرتا ہے، جو حالیہ مہینوں میں شدت اختیار کر گئی ہے۔ یمن کی خانہ جنگی کا آغاز ء سے حمایت فراہم کر 2009 حوثیوں کو (آئی آر جی سی) ء میں سعودی مداخلت نے اسے شدت دی۔ ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ فور 2015 کیا، اور فیصد کم ہوئی۔ 75 سے زائد حملوں کا باعث بنی، جس سے بحیرہ احمر میں کنٹینر ٹریفک 190 ء میں 2024-2025 رہی ہے، جو

پاکستان کی بحالی، معاشی اور سیکیورٹی ترغیبات سے تقویت یافتہ، ان واقعات کو جوڑ کر دیکھیں تو اتحاد کی تشکیل کا ایک مربوط نمونہ سامنے آتا ہے۔ امریکہ پاکستانی معاہدے سے مل کر امریکہ، سعودی عرب، پاکستان اور بالواسطہ اسرائیل پر مشتمل ایک بلاک بناتی ہے۔ یہ ابھرتی ہوئی بلاک ایران، سعودی روس اور چین کے اتحاد کو روکنے کی جانب مرکوز ہے، جو شام، یمن اور یوکرین میں پہلے ہی فعال ہے۔ صنعاء حملے خاص طور پر ایرانی پراکسیوں کو مختل کرتے ہیں، جو اس نئی اتحادی کے مفادات کو محفوظ رکھتے ہیں جبکہ بحیرہ احمر میں کشیدگی کو بڑھاتے ہیں۔

جیسے — یہ تقسیم بیسویں صدی کی سرد جنگ کی نظریاتی اور اسٹریٹجک تقسیم کی یاد دلاتی ہے، جہاں مشرق وسطیٰ مرکزی میدان ہے۔ معاشی باہمی انحصار داؤ کو بڑھاتے ہیں، جو علاقے کو باہر ڈنگ کام مرکز بناتے ہیں، جہاں پر کسی تنازعات، سائبر آپریشنز اور معاشی — توانائی کی فراہمی اور معدنی وسائل پابندیاں روایتی فوجی پوزیشننگ سے ملتے ہیں۔ مزید یہ کہ، یہ معاہدہ امریکہ کی زیر قیادت سیکیورٹی ڈھانچے میں بڑھتے ہوئے عدم اعتماد کو ظاہر کرتا ہے، 5 ء میں پاکستان کو 2023 جو عرب پیٹرو اسٹیٹس کو پاکستان جیسی متنوع شراکت داریوں کی طرف دھکیل رہا ہے۔ مثال کے طور پر، سعودی عرب نے ارب ڈالر کا ڈپازٹ دیا، جواب نئی سرمایہ کاریوں کی شکل اختیار کر رہا ہے۔

امریکہ اور سعودی شراکت داریوں کے ذریعے مالی استحکام کی کشش کو ایران اور چین سے الگ ہونے: پاکستان کے لیے یہ متحرکات ایک گہرا امتحان ہیں کے خطرات کے مقابلے میں تولنا ہوگا، جو سرحدی تشدد یا معاشی جوابی کارروائیوں کو دعوت دے سکتے ہیں۔ باہمی دفاعی معاہدہ مختصر مدت میں فائدہ مند ہے لیکن پاکستان کی فوجی وسائل اور داخلی استحکام کو دباؤ میں ڈال سکتا ہے، خاص طور پر پختون علاقوں میں افغان سرحد کے قریب تناؤ کو دیکھتے ہوئے۔ قومی طور پر، اسلام آباد کو خود مختار مفادات کو ترجیح دینی چاہیے، یقینی بناتے ہوئے کہ بیرونی اتحاد اس کی ایجنسی کو عظیم طاقتوں کی چالوں کا شکار نہ بنائیں۔ عالمی طور پر، یہ دوبارہ صف بندی زیادہ انتشار کی پیش گوئی کرتی ہے۔ مشرق وسطیٰ، جو یمن، خلیج اور جنوبی ایشیا کو محیط ہے، پر کسی جنگوں کا میدان بن سکتا ہے، جس کے اثرات عالمی سپلائی چینز، توانائی کی قیمتوں اور جوہری پھیلاؤ پر پڑیں گے۔ جیسے جیسے جیو پولیٹیکل نقشے پر حدود دوبارہ کھینچی جا رہی ہیں، نئی تنازعات کے بیج بوئے جا رہے ہیں، جو پالیسی سازوں کو اس کثیر قطبی میدان میں دوراندیشی اور تحمل سے نیویگیٹ کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ان واقعات کا سنگم بین الاقوامی تعلقات میں ایک ٹیکٹک تبدیلی کو اجاگر کرتا ہے، جہاں اتحاد محض دفاع کے لیے نہیں بلکہ مقابلہ شدہ غلبے کے دور میں غلبے کے لیے تشکیل پاتے ہیں۔ دنیا کو اس ارتقاء پر توجہ دینی چاہیے، ورنہ مشرق وسطیٰ کی ابلتی ہوئی کشیدگیاں عالمی بیانیے کی آگ بھڑکا سکتی ہیں۔

Reference:

- Dawn News. (2025). *Pakistan-US strategic talks and regional implications*.
<https://www.dawn.com>
- The Express Tribune. (2025). *Saudi-Pakistan mutual defense agreement analysis*.
<https://tribune.com.pk>
- Al Jazeera. (2025). *Israel strikes on Yemen and strategic consequences*.
<https://www.aljazeera.com>
- BBC News. (2025). *Middle East geopolitical tensions and alliances*.
<https://www.bbc.com/news>
- Foreign Affairs. (2025). *US diplomacy and South Asia strategic realignment*.
<https://www.foreignaffairs.com>
- Reuters. (2025). *Red Sea navigation security and Israel's military operations*.
<https://www.reuters.com>
- International Crisis Group. (2025). *Pakistan-Saudi defense collaboration and regional impact*.
<https://www.crisisgroup.org>
- Carnegie Endowment. (2025). *Geopolitical trends 2025: US, Middle East, Asia*.
<https://carnegieendowment.org>
- Human Rights Watch. (2025). *Civilian impact of Middle East military campaigns*.
<https://www.hrw.org>
- Le Monde. (2025). *Iran, Houthi, and regional power dynamics in 2025*.
<https://www.lemonde.fr>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).